

## 9400-کیا بے نماز کی طرف سے حج کیا جائیگا؟

### سوال

کیا کسی دوسرے کی جانب سے کیا جانے والا حج گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے، اور خاص کر نماز ترک کرنے کا گناہ، اگر اس شخص نے وصیت کی ہویا نہ؛ اور کیا اپنی جانب سے حج کرنے والے شخص کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ؟

### پسندیدہ جواب

اول :

آپ کا یہ قول :

(خاص کر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ) آپ نے یہ جملہ دوبار کہا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ترک کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور واقعتاً ہے بھی ایسا جی. علماء کرام نے تارک نماز کے کافر ہونے کے بارہ میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ بے نماز کافر ہے، اور ومرتد ہونے کی وجہ سے دائرة اسلام سے خارج ہے، اس کی دلیل درج ذیل احادیث ہیں :

1- عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہمارے اور ان کے درمیان عدم نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے یقیناً کفر کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2545) سنن نسائی حدیث نمبر (459) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1069) علامہ ابیانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2- ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"یقیناً آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (116).

صحابہ کرام کا تارک نماز کے کفر پر اجماع ہے، اور ان کے بعد والے علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے، ان علماء میں عبد اللہ شفیق، ابراہیم الحنفی، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مبارک، حکم بن عتیۃ وغیرہ شامل ہیں.

اور روزی قیامت بندے سے سب پہلا سوال بھی نماز کے متعلق ہی ہونا ہے چنانچہ اگر اس کی نماز صحیح ہوئی تو باقی سارے اعمال بھی صحیح ہونگے اور اگر اس میں ہی خرابی ہوئی تو باقی سارے عمل بھی خراب ہونگے.

اس لیے تارک نماز کو اپنے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ اس کے سارے کے سارے اعمال باطل اور تباہ ہو جاتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کفار کے متعلق فرمان ہے :

﴿{او را نوں نے جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پر آنکھہ ذرروں کی طرح کر دیا}﴾۔ الفرقان (22)۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿{یقیناً ہم نے تیری طرف اور تجھ سے پڑھ ( تمام انبیاء) کی طرف بھی وہی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع کر دیا جائیگا}﴾۔ الزمر (65)۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”جس نے بھی نماز عصر ترک کی اس کے اعمال ضائع ہو گئے“

صحیح بخاری حدیث نمبر (553)۔

اس بنا پر اگر تارک نماز حج کرتا ہے اور نماز ترک کرنے پر مصرب ہے تو اس کا حج صحیح نہیں تو بالا ولی ترک نماز کے گناہ کا کفارہ بھی نہیں بنے گا، اور اسی طرح جو شخص ترک نماز پر مصرب ہو اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کی موت کے بعد اس کی جانب سے کیہے جانے والے اعمال صاحب کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

اور اگر کسی شخص کے بارہ میں علم ہو کہ وہ نماز ترک کرنے پر مصرب تھا اور اسی حالت میں اسے موت آئی ہو تو کسی بھی شخص کے لیے اس کی بخشش اور رحمت کی دعا کرنی یا اس کی جانب سے حکم ناجائز نہیں کیونکہ وہ کافر اور مشرک ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿{نبی صلی اللہ طیبہ وسلم اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد کے انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جسمی ہیں}﴾۔ التوبہ (113)

لیکن اگر تارک نماز توبہ کر کے نماز کی پابندی کرنے لگے اور اپنے کیے پر نادم ہو اور اسلام کی طرف پلٹ آتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کرنے والا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿{کافروں کو کہہ دیں کہ وہ باز آ جائیں تو ان کے پھیلے گناہ بخش دیے جائیں گے}﴾۔ الانفال (38)۔

وہ باز آ جائیں تو: یعنی اپنے کفر سے باز آ جائیں اور یہ اسلام قبول کرنے اور اللہ وحدہ لا شریک کے سامنے سر تسلیم ختم کرنے کے ساتھ ہو گا۔

تفسیر السعدی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسلام اپنے سے قبل سب گناہ ختم کر دیتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (121)۔ یعنی گناہ

واللہ اعلم۔